مولانا نعیم الدین مرادآبادیؒ اور خزائن العرفان

ڈاکٹر شاکر حسین خان
ٹیچنگ ایسوسی ایٹ، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

Abstract

Allama Syed Waheed ud Din Muradabadi was a substantial scholarly, religious, spiritual and political personality. He has authored several books. Tafseer Khaza'in ul Furqan is the most valuable among other tafaseer ul Quran and it is regarded as a reference book.

Many books have hostilely been penned against the tafseer. There is not a single book that can bring light on the technical status of the book.

I have never come across any book or essay that comprises the detailed introduction and the characteristics of Tafseer ul Khazain ul Furqan. The writings of some devotees of Sadr ul Afazil mention only the name of the author of the tafseer and no more. It is essential to research on the above mentioned tafseer.

I have tried to let the readers know the importance of the tafseer in such a way that any element of personal likings may not affect the research.

تعارف

صاحب تفسیر خزائن العرفان علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی المعروف صدر الافاضل کا شمار اہل سنت وجماعت (بریلوی مکتب فکر) کے اکابر علماء میں ہوتا ہے آپ مرادآباد (یوپی، انڈیا) کے علمی سادات خاندان کے چشم وچراغ تھے ۲۱ صفر المظفر ۱۳۰۰

ہجری بمطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو تولد ہوئے اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں سن پیدائش ۱۸۸۷ء درج ہے۔[8]

آپ کے والد کا نام مولانا سید معین الدین تھا آپ کے آباؤ اجداد شہنشاہ ہند اورنگزیب عالمگیرؒ کے عہد میں مشہد سے ہندوستان ہجرت کر کے آئے تھے اورنگزیبؒ نے ان کی عزت افزائی کی اور جاگیر عطا فرمائی ہے۔ علامہ غلام معین الدین نعیمی ان جاگیروں کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں "نسل بعد نسل اس (جاگیر) کا کچھ حصہ آپ کے ورثہ میں بھی آیا ہے۔ آپ نے آٹھ (۸) سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور اردو فارسی کتب اپنے والد سے پڑھیں۔ آپ کے والد مولانا سید محمد معین الدین نزہت (م ۱۳۳۶ھ) اور جد امجد مولانا سید امین الدین راسخ بن مولانا سید کریم الدین آرزو اپنے اپنے دور کے اردو اور فارسی کے استاد مانے گئے ہیں۔ آپ کے اجداد کا علمی و ادبی ذوق آپ میں بھی منتقل ہوا آپ شاعری میں بھی ذوق رکھتے تھے اور اشعار کہتے تھے "آپ نے فکر سخن کو پاکیزہ کلام اور نعت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے ساتھ مخصوص رکھا اور مبتذل تغزل سے آلودہ نہیں ہونے دیا۔[9]

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رقم طراز ہیں "شاعری میں اپنے والد ماجد استاذ الشعراء مولانا معین الدین نزہت سے فیض حاصل کیا اور نعیم تخلص فرماتے تھے آپ کا دیوان "ریاض نعیم" شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے درسی کتابیں (ملا حسن تک) مولانا شاہ فضل احمد سے پڑھیں بعد ازاں مولانا سید محمد گل مہتمم مدرسہ امدادیہ مرادآباد سے درس نظامی اور دورہ حدیث کی تحصیل و تکمیل کی اور ایک سال فتویٰ نویسی کی مشق بھی کی ۱۳۲۰ ہجری ۱۹۰۲ عیسوی میں دستار فضیلت حاصل کی اس موقع پر آپ کے والد گرامی نے تاریخ کہی۔

ہے میرے پسر کو طلباء پر وہ تفضیل
سیاروں میں رکھتا ہے جو مریخ فضیلت
نزہتؔ نعیم الدین کو یہ کہہ کر سنا دے
دستار فضیلت کی ہے تاریخ فضیلت (۱۳۲۰ھ)[9]

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رقم طراز ہیں "آپ کا سلسلہ حدیث براہ راست حجاز مقدس سے مربوط ہے برصغیر پاک و ہند کے دوسرے سلاسل حدیث کے مقابلے میں آپ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے کئی بڑے علماء نے آپ سے دورۂ حدیث کیا۔ آپ کے نامور شاگردوں میں علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، علامہ ابو البرکات سید احمد قادری، مفتی محمد عمر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، مفتی محمد نور اللہ نعیمی، مفتی محمد حسین نعیمی، مفتی محمد امین الدین ناموگی، مفتی غلام معین الدین نعیمی اور مولانا غلام فخر الدین گانگوی شامل ہیں[11]۔

آپ سلسلہ عالیہ قادریہ میں اپنے استاد مولانا سید محمد گل کے دست پر بیعت ہوئے مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے بھی آپ کو خلافت عطا کی فاضل بریلویؒ کی کتابیں پڑھ پڑھ کر ان کی عقیدت مند ہو گئے تھے ملنے کا اتفاق اس طرح ہوا کہ جودھ پور کے ایک شخص نے فاضل بریلویؒ کے خلاف مضمون لکھا جس میں سخت الفاظ استعمال کیے گئے تھے یہ مضمون "نظام الملک" اخبار میں شائع ہوا تھا مضمون پڑھ کر آپ کو بہت صدمہ پہنچا اسی رات اس کے رد میں ایک مضمون تحریر کیا اور اسی اخبار میں شائع کرا دیا فاضل بریلویؒ کو معلوم ہوا تو انہوں نے حاجی محمد اشرف شاذلی کو ایک رقعہ لکھ بھیجا جس میں تحریر کیا کہ سید نعیم الدین کو بریلی لے

آ گئیں۔ جب آپ فاضل بریلویؒ سے ملاقات کے لیے بریلی پہنچے تو انہوں نے آپ پر شفقت فرمائی۔ آپ فاضل بریلوی کے حسنِ اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ہر مہینے فاضل بریلوی کی خدمت میں حاضر ہوجاتے۔ آپ کو مناظرہ میں بے پناہ مہارت تھی مختلف مذاہب کے علماء سے کامیاب مناظرے کرچکے تھے۔ فاضل بریلویؒ آپ پر اس قدر اعتماد کرنے لگے کہ اکثر مناظروں میں بھیجنے کے لیے آپ کا انتخاب کرتے۔ [۱۲]

آپ مناظرِ اسلام تھے لیکن علمی جلالت کے باوجود جمالی رنگ غالب رہا عصرِ حاضر میں اس رنگ کو پروان چڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ بعض مذہب کا لبادہ اوڑھنے والوں نے اپنی دکانداری چمکانے کے لیے بزرگوں کے جلالی رنگ کو نمایاں کیا ہے۔ غصہ غیرت کا حسن ہے لیکن ہمیں اپنے بزرگوں کے جمالی رنگ کو نمایاں کرنا چاہیئے۔ آپ کے جمالی رنگ کا ایک واقعہ غلام معین الدین نعیمی تحریر کرتے ہیں کہ "ایک مقدمہ کے دوران اعلیٰ حضرت (فاضل بریلویؒ) نے دو کتابیں تحریر فرمائیں۔ ابھی ان کا مسودہ تھا طبع نہیں ہوئی تھیں۔ جب یہ مسودے حضرت قدس سرہ (سید نعیم الدین مرادآبادی) کو پڑھائے تو آپ نے دو تہائی سے زیادہ مضمون کو قلم زد کردیا اعلیٰ حضرتؒ نے فرمایا آپ نے کتاب کی تمام شدتیں ختم کردیں اگر میں اپنی ہر ایک تصنیف جو مخالفین کے رد میں لکھی ہیں سب آپ کو دکھاتا تو آج ان کا یہ رنگ نہ ہوتا جو اس وقت ہے۔ غرض یہ کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ آپ پر بے حد اعتماد فرماتے اور آپ کی ہر عرض کو شرف قبول عطا فرماتے تھے"۔ [۱۳] ہوسکتا ہے کہ آپ کے ہی آنے سے اعلیٰ حضرت بریلویؒ کے مزاج میں نرمی پیدا ہوگئی ہو جب ہی تو یہ کہنے پر مجبور ہوگئے۔

"ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں۔
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام [۱۴]

۱۳۲۸ھ ہجری میں آپ نے مرادآباد میں مدرسہ انجمن اہل سنت و جماعت کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۵۲ھ ہجری میں اس مدرسہ کا نام آپ کی نسبت سے جامعہ نعیمیہ رکھا گیا۔ [۱۵] پاکستان میں بھی کئی مدرسوں کے نام نعیمیہ ہیں جو آپ سے ہی منسوب ہیں۔ آپ سے منسوب دارالعلوم نعیمیہ کراچی سے ایک ماہنامہ النعیم بھی شائع ہوتا تھا۔

آپ ایک مدبر سیاست دان بھی تھے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رقم طراز ہیں "صدرالافاضل چودھویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر عالم اور ماہر سیاست دان تھے، مذہب و سیاست پر ان کی گہری نظر تھی۔ آپ نے تحریک خلافت اور تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا"۔ [۱۶] سید محمد قاسم محمود رقم طراز ہیں۔ "سلطنت ترکی کے لیے بننے والی خلافت کمیٹی کے بھی رکن رہے۔ ماہنامہ السواد الاعظم کا اجرا ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء میں مرادآباد سے کیا اور دو قومی نظریے کی زبردست حمایت کی حصول پاکستان کے لیے ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس میں شاہکار خطبہ صدارت دیا۔ منٹو پارک میں ہونے والی قرارداد پاکستان (۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء) میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں بنارس کانفرنس میں آپ ناظم اعلیٰ تھے اسلامی دستور کا خاکہ تیار کرنے کے دوران آپ علیل ہوگئے۔ [۱۷] علامہ غلام معین الدین نعیمی کے بقول آپ نے پاکستان کے لیے اسلامی دستور کے سلسلے میں گیارہ دفعات ہی لکھ پائے تھے کہ علالت نے غلبہ کیا یہاں تک کہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رحلت فرما گئے۔ [۱۸]

آپ کی وفات یوم الجمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ ہجری بمطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رات بارہ بج کر پچیس منٹ پر ہوئی۔۳۹

آپ کی چند تصانیف یہ ہیں (۱) تفسیر خزائن العرفان۔ (۲) اطیب البیان (۳) الکلمۃ العلیاء (۴) سیرت صحابہ (۵) سوانح کربلا (۶) کتاب العقائد (۷) آداب الاخیار (۸) کشف الحجاب (۹) اسواط العذاب (۱۰) زاد الحرمین (۱۱) التحقیقات لدفع التلبیسات۔۴۰ (۱۲) مجموعہ فتاویٰ (۱۳) ابتدائی (۱۴) فرائد النور (۱۵) ریاض نعیم (۱۶) پراچین کال (۱۷) احقاق حق (۱۸) القول السدید (۱۹) ارشاد الانام فی محفل المولود والقیام۔۴۱

ڈاکٹر محمد مسعود احمد ان کتب کی اشاعت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ "صدر الافاضل کی تصانیف مراد آباد سے بھی شائع ہوئیں اور ادارہ نعیمہ رضویہ (لاہور) ازہر بک ڈپو (کراچی) مکتبہ اہل سنت (کراچی) نوری کتب خانہ (لاہور) اور مکتبہ فریدیہ (کراچی) نے بھی بعض کتابیں شائع کی ہیں۔۴۲ ڈاکٹر صاحب کی یہ رپورٹ قدیم ہے ماضی میں ان اداروں نے صدر الافاضل کی کتابیں شائع کی ہوں گی۔ اب تو لکھنے اور کتابیں شائع کرنے والے اداروں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ پرانے کتب خانہ اکثر بند ہو چکے ہیں۔ مذکورہ کتب میں سے چھ کتابیں راقم کی نظر سے گزری ہیں ان میں (۱) تفسیر خزائن العرفان (۲) الکلمۃ العلیاء (۳) کشف الحجاب (اس کا سندھی ترجمہ بھی ہو چکا ہے)۔ (۴) سوانح کربلا (اس کا گجراتی زبان میں ترجمہ ہوا ہے) (۵) کتاب العقائد (۶) زاد الحرمین۔ مذکورہ کتب میں سے ہم تفسیر خزائن العرفان کا خصوصی مطالعہ کریں گے۔

تفسیر خزائن العرفان

تفسیر خزائن العرفان مولانا احمد رضا خان کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس کی پہلی اشاعت کی حتمی تاریخ معلوم نہ ہوسکی، ڈاکٹر مجید اللہ قادری استاد شعبہ ارضیات جامعہ کراچی کے مقالہ "کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن" سے جو معلومات حاصل ہوسکیں وہ درج ذیل ہیں۔

کنز الایمان بغیر حاشیہ کے ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا جو غالباً اس کی پہلی اشاعت تھی اس کے بعد مولانا نعیم الدین مرادآبادی کے تفسیری حاشیہ کے ساتھ شائع ہوا اس قرآن کریم کے متن کی کتابت شوکت علی نے کی تھی اور ترجمہ اور حاشیہ مولوی عبد الودود نے لکھا تھا۔۴۳

مرکزی حیثیت

تفسیر خزائن العرفان کو اہل سنت وجماعت (بریلوی مکتبہ فکر) میں اولیت اور مرکزی حیثیت حاصل ہے یہ اردو زبان کی پہلی مکمل اور مختصر تفسیر قرآن ہے جو کسی بریلوی عالم نے اردو زبان میں لکھی۔ اس کے بعد کئی تفاسیر لکھی گئیں ان میں مکمل تفسیر قرآن، نامکمل یعنی چند پاروں یا سورتوں پر مشتمل تفسیر قرآن، تفصیلی یعنی کئی جلدوں پر مشتمل تفسیر قرآن، مختصر یعنی ایک جلد پر مبنی تفسیر قرآن شامل ہیں۔ مثلاً خزائن العرفان کی طرز پر لکھی گئی مکمل مگر مختصر تفسیر نور العرفان از مفتی احمد یار خان نعیمیؒ، کئی جلدوں پر مشتمل مگر نامکمل تفسیر نعیمی از مفتی احمد یار خان نعیمیؒ، پانچ جلدوں پر مشتمل تفسیر ضیاء القرآن از جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری چھ جلدوں پر مشتمل مکمل تفسیر تفسیر الحسنات از ابوالحسنات مولانا محمد احمد قادریؒ، مذکورہ تمام مفسر صدر الافاضلؒ کے شاگرد ہیں۔

بریلوی کتب کے مترجمین قرآن و مفسرین قرآن کا مرکز نگاہ فاضل بریلوی کا ترجمہ قرآن اور صدر الافاضل کی تفسیر خزائن العرفان رہی ہے۔ مترجمین قرآن نے فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کی اتباع کی اور چند مقامات پر کنز الایمان سے زیادہ اچھا ترجمہ کیا۔ ان میں مولانا سید محمد کچھوچھویؒ، علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، علامہ غلام رسول سعیدی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری شامل ہیں۔ اس طرح تفسیر میں نور العرفان، تفسیر نعیمی، ضیاء القرآن اور علامہ غلام رسول سعیدی کی تبیان القرآن قابل ذکر ہیں۔

حوالہ جاتی تفسیر

اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ کے عقیدت مندوں کے ہاں تفسیر خزائن العرفان اہم ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے حوالے تفاسیر اور کتابوں میں جابجا نظر آتے ہیں گویا یہ ایک حوالہ جاتی تفسیر ہے۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

صدر الافاضل کے شاگرد رشید جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، اعتدال پسند اور وسعت نظری کے حامل مفسر قرآن ہیں ان کی تفسیر ضیاء القرآن میں تقریباً تمام مکاتب فکر کی تفاسیر اور کتب کے حوالے نظر آتے ہیں۔ پیر صاحب نے تفسیر خزائن العرفان سے بھی استفادہ کیا خزائن العرفان کے حوالے متعدد مقامات پر دیکھے جاسکتے ہیں ان میں سے چند مقامات درج ذیل ہیں سورۃ البقرہ حاشیہ آیت نمبر ۱۸، سورۃ البقرہ حاشیہ آیت نمبر ۱۲۰، سورۃ البقرہ حاشیہ آیت نمبر ۲۳۳، سورۃ البقرہ حاشیہ آیت نمبر ۲۴۰، سورۃ البقرہ حاشیہ آیت نمبر ۲۵۸، سورۃ البقرہ حاشیہ آیت نمبر ۲۷۰، سورۃ النساء حاشیہ آیت نمبر ۲۸۴، سورۃ النساء حاشیہ آیت نمبر ۱۰۲۔

پیر صاحب سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸ کے تحت رقم طراز ہیں۔ ''اس مثال میں جن لوگوں کا حال بیان کیا گیا ہے ان کی وضاحت حضرت صدر الافاضل مرادآبادی قدس سرہ نے خوب کی ہے فرماتے ہیں۔ ''جنہوں نے اظہار ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا۔ اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے اور وہ بھی جنہیں فطرت سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق واضح کر دیا مگر انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے، ماننے، کہنے اور راہ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان، زبان، آنکھ سب بے کار ہیں (خزائن العرفان)'' ۴۴

علامہ غلام رسول سعیدی (شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی) مفسر قرآن، شیخ الحدیث، متعدد کتب کے مصنف، عام بریلویوں سے مختلف ہیں۔ ماضی میں پیر کرم شاہ الازہریؒ، ڈاکٹر طاہر القادری، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی طرح فتووں کی زد میں رہے۔ ۴۵ انہوں نے اپنی تفسیر میں قدیم کتب تفسیر، کتب حدیث، کتب سیرت و مغازی، کتب فقہ، کتب لغت سے استفادہ کیا، ساتھ ہی بغیر کسی تعصب کے تمام مکاتب فکر و مذاہب کے جدید اور ماضی قریب و بعید کے علماء کی تفاسیر و کتب سے استفادہ کیا ان کی تفسیر ''تبیان القرآن (جلد اول)'' جس کے ایک ہزار چورانوے (۱۰۹۴) صفحات ہیں۔ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ مذکورہ جلد کے آخری صفحات (۱۰۸۳ تا ۱۰۹۴) پر ماخذ و مراجع کی فہرست دی ہے۔ اس فہرست میں عنوانات کے تحت کتب کے نام تحریر ہیں۔ کل دو سو چونسٹھ (۲۶۴) کتابوں کے نام ہیں ان میں صفحہ ۱۰۹۱ شمار نمبر ۱۷۰ پر تفسیر خزائن العرفان کا حوالہ ہے۔

مذکورہ جلد کے صفحہ ۱۴۰ پر خزائن العرفان کا حوالہ راقم کی نظر سے گزرا۔ علامہ غلام رسول سعیدی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر

۲۷۰ کے تحت رقم طراز ہیں: "صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ العزیز اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں۔ اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لیے اگر کسی نے گناہ کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی، نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے لیے مصرف کا محل مقرر کرے" مثلاً کسی نے یہ کہا کہ یارب میں نے نذر مانی کہ تو میرا فلاں مقصد پورا کردے کہ فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے (ردالمحتار) (خزائن العرفان ص ۷۳، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور) ۲۶ نذر و نیاز کا عمل عوام میں نہایت مقبول ہے۔ شریعت کے دیگر معمولات سے دور فرائض و واجبات کی کوئی فکر نہیں لیکن دیگے پکوانے اور مزاروں پر چادریں چڑھانے میں پیش پیش ہیں۔ اگرچہ نذر کے قائل تمام مکاتب ہیں لیکن اہل سنن میں بریلوی کتب پیش پیش ہے۔ عوام جائز و ناجائز منت کی تمیز نہیں کرتی اور علماء بھی عوام کو جائز و ناجائز منتوں کا فرق نہیں بتاتے اور اگر کوئی بتائے تو جھولا لاسے وہابی قرار دیتے ہیں۔

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمیؒ اہل سنت کے مشہور عالم اور متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ راقم نے ان کی کتاب غرائب القرآن اور مسائل القرآن پر جائزانہ نظر ڈالی۔ غرائب القرآن میں چودہ (۱۴) حوالے ۲۷ اور مسائل القرآن میں سولہ (۱۶) حوالے ۲۸ خزائن العرفان کے نظر سے گزرے۔

مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی کی کتاب "تدوین قرآن" میں خزائن العرفان کے حوالے نظر سے نہیں گزرے البتہ انہوں نے کتاب کے ماخذ صفحہ ۱۵۱ پر دیئے ہیں ان ماخذ میں گیارواں حوالہ خزائن العرفان کا ہے۔ ۲۹

مولانا جلال الدین احمد امجدی مفتی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی کی کتاب انوار الحدیث میں ۵۵۴ احادیث اور ۲۷۴ مسائل ہیں انہوں نے کتاب کے ماخذ و مراجع، کتاب کی ابتداء صفحہ نمبر (۵) پانچ میں تحریر کیئے ہیں۔ کتاب مذکورہ کا نواں ماخذ تفسیر خزائن العرفان ہے مذکورہ کتاب میں خزائن العرفان کا حوالہ صفحہ ۵۰ پر دیکھا جاسکتا ہے۔ ۳۰

ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی ممتاز عالم دین، مفتی، خطیب، متعدد کتابوں کے مصنف اور جامعہ کراچی کے شعبہ علوم اسلامی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں ان کی کتاب اسلامیات لازمی (ڈگری کلاسز کے لیئے) کے اہم ماخذ میں تفسیر خزائن العرفان شامل ہے مذکورہ کتاب میں تفسیر خزائن العرفان کے حوالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مذکورہ کتاب میں سورۃ الحجرات (مکمل) اور سورۃ الفرقان (آخری رکوع) کا ترجمہ اور تفسیر موجود ہے ڈاکٹر ناصر الدین صاحب نے سورۃ الحجرات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے۔ جہاں کہیں خزائن العرفان سے استفادہ کیا وہاں حوالہ دے دیا لیکن سورۃ فرقان کی تفسیر میں اس طرح نہیں کیا گیا بلکہ سورۃ کے آخر میں ماخذ و مراجع تحریر کردیئے ہیں ان میں پہلا ماخذ تفسیر خزائن العرفان ہے۔ کتاب مذکورہ میں تفسیر خزائن العرفان کے حوالے متعدد مقامات پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ ۳۱

تفسیر خزائن العرفان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ماہر قرآنیات پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج (رئیس کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی) نے بھی اس تفسیر سے استفادہ کیا ہے مذکورہ تفسیر کے حوالے ان کی تحریرات میں بھی پائے

جاتے ہیں۔ اوج صاحب کی کتاب "صاحب قرآن" میں خزائن العرفان کے چند حوالے راقم کی نظر سے گزرے ہیں۔ ۳۳؎ اس کے علاوہ "نسائیات" میں بھی تفسیر خزائن العرفان کا ایک حوالہ راقم کی نظر سے گزرا ہے۔ ۳۴؎

خزائن العرفان کے ماخذ

تفسیر قرآن کا اول ماخذ قرآن کریم ہے۔ صدر الافاضلؒ نے بھی خزائن العرفان میں متعدد آیات کی تفسیر قرآن کریم کی آیتوں سے کی ہے۔ اصطلاح میں اس کو "تفسیر القرآن بالقرآن" کہتے ہیں۔ اس کی مثالیں تفسیر خزائن العرفان میں متعدد مقامات پر دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

صدر الافاضل سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرآت سننے کا حکم دیا ہے اذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا ۳۵؎ اسی مقام پر لکھتے ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۃ فاتحہ یا کسی سورہ کا جز نہیں اس لیے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے۔ سورہ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جز و آیت ہے بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً سری سراً۔ ۳۶؎

صدر الافاضل "آیت "کلما اضاء لھم مشوا فیہ" کے تحت لکھتے ہیں" اس مضمون کی دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا: اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینھم اذا فریق منھم معرضون و ان یکن لھم الحق یاتوا الیہ مذعنین (سورۃ النور آیت نمبر ۴۸، ۴۹)" ۳۷؎

سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳ کے تحت لکھتے ہیں" اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی ﷺ لائے کیوں کہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا وما آتکم الرسول فخذوہ۔ ۳۸؎ الآیۃ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اخذ کرو (وما نھکم عنہ فانتھوا) اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ ۳۹؎

سورۃ الاعراف کی آیت نمبر پندرہ (۱۵) "قال انک من المنظرین" ترجمہ فرمایا تجھے مہلت ہے۔ ۴۰؎ کے تحت لکھتے ہیں "اور مدت اس مہلت کی سورہ حجر میں بیان فرمائی گئی" انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ ۴۱؎ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۳۷، ۳۸) اس طرح (تفسیر بالقرآن) کی متعدد مثالیں خزائن العرفان میں جابجا نظر آتی ہیں۔

تفسیر قرآن کا دوسرا اہم ماخذ ارشادات رسول اکرم ﷺ کو قرار دیا گیا ہے۔ یہ ارشادات ہم تک مختلف حدیثی روایات کے ذریعے پہنچے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرض منصبی یہی تھا کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی تفسیر بیان فرمائیں۔ آپ ﷺ نے کوئی بات قرآن کریم کے خلاف بیان نہیں فرمائی۔ ایک مفسر کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے وقت حدیثی روایات کو بیان کرنے میں احتیاط سے کام لے۔

صدر الافاضل نے تفسیر خزائن العرفان میں مختلف کتب حدیث سے بھی استفادہ کیا جن کے حوالے مذکورہ تفسیر میں جابجا نظر آتے ہیں۔ سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں آپ نے صحیح مسلم اور جامع ترمذی سے استفادہ کیا اور ان کے حوالے بھی دیئے۔

صدر الافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۷۴ کے تحت رقم طراز ہیں "مسلم شریف میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا"۔۲؎

صدر الافاضل سورۃ یوسف کی آیت پانچ (۵) کے تحت لکھتے ہیں "بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہیے کہ اسکو محب سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ھذہ الرویا"۔۳؎

اس طرح کے حدیثی روایات کے حوالے تفسیر خزائن العرفان میں متعدد مقامات پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

تفسیر خزائن العرفان کے ماخذ میں متعدد تفاسیر قرآن شامل ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں تفسیر کبیر، تفسیر جلالین، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن، تفسیر احمدی، تفسیر عزیزی، تفسیر حسینی، تفسیر روح البیان، تفسیر صاوی، تفسیر ابو السعود، تفسیر مدارک، تفسیر جمل وغیرہ۔

صدر الافاضل سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸۵ کے تحت تفسیر کبیر کے حوالے سے لکھتے ہیں "اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذاب شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین وصالحین کے لیے مژدہ ہے کہ انہیں اعمال حسنہ کی بہترین جزا ملے گی (تفسیر کبیر)"۔۴؎

صدر الافاضل سورۃ ہود کی آیت نمبر ۲۶ کے تحت تفسیر خازن کے حوالے سے لکھتے ہیں "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں (خازن)"۔۵؎

صدر الافاضل سورۃ التوبہ کی آیت ۱۰۸ (لاتقم فیہ ابدا) کے تحت تفسیر مدارک کے حوالے سے رقم طراز ہیں "اس میں سید عالم ﷺ کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی مسئلہ جو مسجد فخر وریا اور نمود ونمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لیے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے (مدارک)"۶؎ ان کے علاوہ امام ابوبکر جصاص رازی کی احکام القرآن کا حوالہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۳۔ ۷؎ تفسیر صاوی کا حوالہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۰۔ ۸؎ تفسیر بیضاوی کا حوالہ سورۃ البقرہ کی آیت ۳۴ اور سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۵۲ کی تفسیر میں ۹؎ تفسیر جمل کا حوالہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۷، سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۶۴، سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۴۴ اور سورۃ المرسلت کی آیت نمبر ۲۳ میں دیکھا جا سکتا ہے۔۱۰؎

تفسیر جلالین کا حوالہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵، اور آیت نمبر ۳۵، سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۲۵ میں موجود ہے۔۱۱؎ تفسیر ابو السعود کا حوالہ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۱۵ کی تفسیر میں ۱۲؎ تفسیر احمدی کا حوالہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۷، البقرہ کی آیت ۲۳۳، سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۹۵ کے حاشیہ میں ۱۳؎ تفسیر حسینی کا حوالہ سورۃ ہود کی آیت نمبر ۴۴ کی تفسیر میں ۱۴؎ اور تفسیر روح البیان کا حوالہ

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۶، سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۱۷ اور سورۃ النزعت کی آیت نمبر ۴ کے تحت دیکھا جاسکتا ہے۔ ۵۵

صدر الافاضل نے تفسیر خزائن العرفان میں کتب فقہ سے بھی استفادہ کیا، انہوں نے فقہی مباحث میں فقہ حنفی کو اہمیت دی جہاں ہو سکا فقہ حنفیہ کو بیان کیا۔ گویا تفسیر خزائن العرفان اردو تفاسیر میں فقہ حنفی کی نمائندہ تفسیر ہے۔ تفسیر مذکورہ میں کئی کتب فقہ سے استفادہ کیا گیا ہے ان میں سے چند یہ ہیں شامی، ردالمختار، طحطاوی، عالمگیری، محیط برہانی وغیرہ شامل ہیں۔

صدر الافاضل فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے رقم طراز ہیں "نماز جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۃ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرآت جائز نہیں (عالمگیری)" ۵۶ صدر الافاضل شامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لیئے (تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا) سنت نہیں (شامی) مسئلہ نماز میں امام و منفرد کے لیے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ الخ پڑھنا سنت ہے (شامی)" ۵۷ محیط برہانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ضاد کی جگہ ظا دپڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔ ۵۸ صدر الافاضل نے مختلف کتب سیرت سے بھی استفادہ کیا ہے، سورہ الفرقان کی آیت نمبر ۱ کی تفسیر میں (علامہ علی قاری کی کتاب مرقات اور) امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ کا حوالہ مذکور ہے۔ ۵۹

کتب لغت میں امام راغب اصفہانی کی مفردات کے حوالے بھی خزائن العرفان میں پائے جاتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۵ کی تفسیر ۶۰۔

حوالہ جات کا فقدان

تفسیر خزائن العرفان میں اکثر مقامات پر حوالہ جات موجود نہیں کہیں حدیث یا کوئی واقعہ یا کسی لفظ کا معنی یا فقہی مسائل بیان کیئے گئے ہیں لیکن حوالہ نہیں دیا گیا اس کی بھی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔ صدر الافاضل سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۱۴ کی تفسیر کے تحت لکھتے ہیں "حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بنادیتا ہے۔ ۶۱ حدیث کا حوالہ نہیں کہ یہ حدیث کون سی کتاب سے اخذ کی گئی ہے اسی طرح سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۱۷ کے تحت لکھتے ہیں "حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سرتک کی کھال جل کر گرپڑے گی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی" ۶۲ اس حدیث کا بھی حوالہ درج نہیں ہے۔

صدر الافاضل سورۃ الحجر کی آیت ۸۸ کے تحت لکھتے ہیں "حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں" ۶۳ اس حدیث کا حوالہ بھی مذکور نہیں۔ سورہ فاطر کی آیت نمبر ۱۵ کے تحت درج ہے حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خلق ہر دم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ ۶۴ اس قول کا بھی حوالہ موجود نہیں۔ اسی طرح سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۰ حاشیہ نمبر ۲۳ کا حوالہ بھی درج نہیں ہے۔ ۶۵ اس طرح کی متعدد مثالیں تفسیر خزائن العرفان میں موجود ہیں۔ ہمیں سید صدر الافاضل پر اعتماد ہے کہ ان کے پاس ان تمام روایات کے حوالے موجود ہوں گے انہوں نے ان روایات کے حوالے درج کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن حوالہ جات کا نہ ہونا کتاب کی قدر کو متاثر کرتا ہے۔

جناب رسول اللہ کے فضائل و کمالات کا خصوصی تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اکرم ﷺ کو بے شمار فضائل و کمالات عطا فرمائے، ان کمالات کا اجمالی تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ صدرالافاضلؒ نے ان کمالات کو خاص اہمیت دی ہے اور انہیں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جناب رسول اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت اور ان کا ادب و احترام ایمان کا جز ہے۔ صدرالافاضل نے تفسیر قرآن بیان کرتے ہوئے ادب و احترام کو خصوصی طور پر ملحوظ خاطر رکھا ہے اور مختلف مقامات پر جناب رسول اللہ ﷺ سے والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے اکثر مقامات پر آپ ﷺ کا ذکر جمیل ''سید عالم ﷺ'' کے الفاظ سے کیا ہے۔

صدرالافاضلؒ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۳ (ورفع بعضہم درجت) کے تحت جناب رسول اکرم ﷺ کی رفعت و شان اس طرح بیان کرتے ہیں ''وہ حضور پر نور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے اس آیت میں حضور کی رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بیشمار ہیں کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا، درجوں، بلند کیا ان درجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔''[٦٦] صدرالافاضل نے اس مقام پر جناب رسول اللہ ﷺ کے بعض خصائص کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۷ (ومنک) کے تحت رقم طراز ہیں۔ ''سید عالم ﷺ کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا۔ ان سب پر آپ کی فضیلت کے اظہار کے لیے ہے۔''[٦٧]

صدرالافاضل سورۃ الانشراح کی آیت نمبر ۴ (ورفعنا لک ذکرک) کے تحت رقم طراز ہیں ''حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں منبروں پر خطبوں میں تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بیکار وہ کافر ہی رہے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا''۔[٦٨] صدرالافاضل سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۵ کے تحت رقم طراز ہیں ''شاہد کا ترجمہ حاضر ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے۔ حضور پر نور ﷺ قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال و افعال و احوال تصدیق تکذیب ہدایت ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں (ابوالسعود و جمل)''۔[٦٩]

صدرالافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۹ کے تحت راقم طراز ہیں ''حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل (علیہم السلام) کی ذریت میں یہ دعا سید الانبیاء کے لیے تھی یعنی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم خدمات بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت

ابراہیم واسمٰعیل (علیہم السلام) نے یہ دعا کی یارب اپنے محبوب نبی آخر الزماں ﷺ کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا اولاد حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحٰق کی نسل سے ہیں مسئلہ سید عالم ﷺ نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے پتلا کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائی حال کی خبر دوں میں دعائے ابراہیم ہوں۔ بشارت عیسٰی ہوں اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیئے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور ان کے لیئے روشن ہو گئے۔ اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخری زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا'' ۱؎

سید صدر الافاضلؒ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶۹ کے تحت رقم طراز ہیں ''نبی کریم ﷺ کا ادب و احترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے رنج و ملال کا باعث ہو اور'' (ان جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا) اے سورۃ الضحیٰ کی آیت نمبر ۶ (الم یجدک یتیما فاوی) کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے آپ کو عز و شرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوت و اصطفاء و رسالت کے ساتھ مشرف کیا (خازن و جمل وروح البیان)'' ۲؎

صدر الافاضلؒ سورۃ سبا کی آیت ۲۸ (وما ارسلنک الا کافۃ للناس) کے تحت رقم طراز ہیں ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے عربی ہوں یا عجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لیئے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمتی'' ۳؎

سید صدر الافاضل سورۃ ال عمران کی آیت نمبر ۱۷۹ کے تحت رقم طراز ہیں ''ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیب خدا ﷺ رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں۔ ۴؎

صدر الافاضل سورۃ القمر کی آیت نمبر ۱ کے تحت رقم طراز ہیں ''دو پارہ ہو کر شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم ﷺ کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہل مکہ نے حضور سید عالم ﷺ سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور ﷺ نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہو گئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہو گیا۔ ۵؎ جناب رسول اکرم ﷺ کے فضائل و کمالات کا خصوصی تذکرہ قرآن کریم کی مختلف آیات کے تحت ''خزائن العرفان'' میں بیان کیا گیا ہے۔

انبیاء کرام کے ذکر خیر کے لیئے شائستہ الفاظ کا استعمال بحوالہ آیات قرآنی

تفسیر خزائن العرفان میں دیگر انبیاء کرام کا ذکر خیر بھی نہایت ادب و احترام سے کیا گیا ہے ان کے اسماء گرامی سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کی رعایت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ بعض کتب میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر کا خاص

خیال نہیں رکھا گیا چند جملے اور واقعات ایسے بیان کر دیئے گئے جن سے انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کے پہلو نکلتے ہیں۔

سید نعیم الدین مرادآبادی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۴ کے تحت رقم طراز ہیں'' آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا''[۷۶] صدرالافاضل علیہ الرحمہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۵ کے تحت لکھتے ہیں ''ظلم کے معنی ہیں کسی شے کو بے محل وضع کرنا، یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا یہاں ظلم خلاف اولیٰ کے معنی میں ہے مسئلہ انبیاء علیہم السلام کو ظالم کہنا اہانت و کفر ہے جو کہے وہ کافر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ہے جو چاہے فرمائے اس میں اُن کی عزت ہے دوسرے کی کیا مجال کہ خلاف ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطاب حضرت حق کو اپنی جرأت کے لیے سند بنائے ہمیں تعظیم وتوقیر اور ادب وطاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے''[۷۷]

صدرالافاضل سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۲۴ کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے اور برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیمہ و افعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریف طاہر مقدسہ پر ان کی خلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر ناکردنی فعل سے باز رہتے ہیں''[۷۸] صدرالافاضل سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۸۴ کے تحت حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ''روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہو گئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اسی (۸۰) برس روتے رہے اور احباء کے غم میں رونا جو تکلیف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا''[۷۹]

صدرالافاضل سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۸۶ (واعلم من اللہ مالاتعلمون) کے تحت رقم طراز ہیں ''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ کیا تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا''[۸۰]

صدرالافاضل سورۃ النمل کی آیت نمبر ۱۹ (فتبسم ضاحکا من قولھا) کے تحت رقم طراز ہیں ''انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے''[۸۱] سورۃ القصص آیت نمبر ۲۵ کے تحت لکھتے ہیں ''حضرت موسیٰ علیہ السلام جب شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھیے کھانا کھایئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اعوذ باللہ فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیوں کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے جوان ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ

کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میرے آباؤ اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں، تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا'' ۵۲؎

صدر الافاضل سورۃ القصص کی آیت نمبر ۲۶ کے تحت نقل کرتے ہیں کہ ''حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کی کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنویں پر سے وہ پتھر اُٹھایا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اُٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اُٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ سے (قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی)''۔ ۵۳؎

مذکورہ حوالوں سے ثابت ہوا کہ صدر الافاضل نے حتی الامکان یہ سعی کہ انبیاء کرام کی جانب کوئی غیر صحیح الفاظ منسوب نہ ہونے پائے۔

صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ کا اکرام بحوالہ آیت قرآنی

خزائن العرفان میں صحابہ کرام اور اہل بیت کا خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے اور کئی آیتوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ فلاں آیت فلاں صحابی کے حق میں نازل ہوئی اور ان کی یہ فضیلت ہے۔ صدر الافاضل سورۃ النمل کی آیت نمبر ۵۹ (وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ) کے تحت درج کرتے ہیں یعنی انبیاء و مرسلین پر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور سید عالم ﷺ کے اصحاب مراد ہیں''۔ ۵۴؎

صدر الافاضل سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۴۰ (اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا) کے تحت رقم طراز ہیں ''سید عالم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے (فرماتے) مسئلہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔ ۵۵؎ صدر الافاضل سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۲ کے تحت رقم طراز ہیں ''اس آیت سے حضرت صدیق اکبر کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس سے آپ کے علوئے شان و مرتب ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولوالفضل فرمایا'' ۵۶؎

سید صدر الافاضل سورۃ اللیل کی آیت نمبر ۱۹ (وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ) کے تحت رقم طراز ہیں ''جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ ۵۷؎

سید صدر الافاضل سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۳ (ھو الذی یصلی علیکم وملئکتہ) کے تحت رقم طراز ہیں ''حضرت انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ جب آیت ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی (احزاب/ ۵۶) نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیازمندوں کو بھی آپ کے طفیل نوازتا ہے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔[۸۸] صدرالافاضل سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۳ کے حوالے سے رقم طراز ہیں "حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بعض اور اصحاب نے (سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۲ کے نزول کے بعد) بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی"[۸۹]

صدرالافاضل سورۃ الدھر کی آیت نمبر ۸ کے حوالے سے رقم طراز ہیں "یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی"[۹۰] صدرالافاضل سورۃ النور کی آیت نمبر ۱۱ کے تحت رقم طراز ہیں "حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کے نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف سے قلوب مطمئن تھے۔ آیت کے نزول نے ان کا عزوشرف اور زیادہ کردیا"[۹۱]

صدرالافاضل سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کے تحت رقم طراز ہیں "جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیئے دعائے رحمت واستغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے کیوں کہ جہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین، انصار اور ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیئے دعائے مغفرت کریں، تو جو صحابہ سے کدورت رکھے۔۔۔۔۔۔ وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے"۔[۹۲] مذکورہ حوالوں سے معلوم ہوا کہ تفسیر خزائن العرفان میں صحابہ کرام واہل بیت کی تعظیم وتکریم اور ان کی فضیلت واہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

مذہبی افکار بحوالہ آیات قرآنی

صدرالافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۴۷ (قال ان اللہ اصطفٰہ علیکم) کے تحت لکھتے ہیں کہ "سلطنت ورثہ نہیں کہ کسی نسل و خاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضل الٰہی پر ہے"[۹۳] یعنی امامت وراثت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ صدرالافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۷ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "تمہارے لیئے کھانا پینا رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا (تفسیر احمدی) مسئلہ صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جنابت روزے کے منافی نہیں جس شخص کو بحالت جنابت صبح ہوئی وہ غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے (تفسیر احمدی) اسی سے یہ مسئلہ نکلا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے۔[۹۴]

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۶ (وارجلکم الی الکعبین) کے تحت لکھتے ہیں کہ "یہ وضو کا چوتھا فرض ہے، حدیث صحیح میں ہے سید عالم ﷺ نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بہ قسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔[۹۵]

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''نماز میں اس سورت (سورۃ الفاتحہ) کا پڑھنا واجب ہے، امام و منفرد کے لیے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لیے بقرأت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے صحیح حدیث میں ہے قراءۃ الامام لہ قراءۃ کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔ قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے۔[۴۶]

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۱۶ (کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم) کے تحت لکھتے ہیں کہ ''جہاد فرض ہے جب اس کے شرائط پائے جائیں اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرض عین ہوتا ہے ورنہ فرض کفایہ'' [۴۷]

سورۃ البقرہ کی آیت ۲۳۸ (حافظوا علی الصلوت والصلوۃ الوسطی) کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہوری صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں''[۴۸] صدر الافاضل سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۶ کے تحت رقم طراز ہیں ''اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے''۔[۴۹] سورۃ الممتحنہ کی آیت نمبر ۱۲ کے تحت لکھتے ہیں ''عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطے سے''[۵۰]

صدر الافاضل سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۵ کے تحت لکھتے ہیں ''مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ، نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی کا لحاظ مستحب ہے لیکن صحت نکاح کے لیے شرط نہیں''[۵۱] سورۃ النساء کی آیت نمبر ۴۳ کے تحت لکھتے ہیں ''آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا''[۵۲] آیت مذکورہ کے تحت لکھتے ہیں کہ ''حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے''[۵۳]

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۵ کے تحت لکھتے ہیں ''یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب و سنت کی مخالفت جائز نہیں (مدارک)''[۵۴] صدر الافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۳۰ کے تحت لکھتے ہیں ''تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمت مغلظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک حلالہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحبت طلاق دے پھر عدت گزارے۔[۵۵]

قرآن کریم نے بچوں کو دو سال تک دودھ پلانے کا حکم دیا ہے ساتھ یہ بھی فرمایا دیا گیا کہ ماں باپ اپنی خوشی و رضامندی سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی گناہ نہیں۔ صدر الافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۳۳ کے تحت تفسیر احمدی و تفسیر خازن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ''اس مدت (دو سال) کا پورا کرنا لازم نہیں اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور وہ دودھ چھڑانے میں اس کے لیے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے''[۵۶]

مذکورہ حوالوں سے ثابت ہوا کہ سید صدر الافاضل نے مذکورہ تفسیر میں اپنے مذہبی افکار کو بھی روشناس کرایا ہے اور بالخصوص فقہ حنفی کے قدیم فتوؤں کو اہمیت دی ہے کہیں کہیں جدیدیت کا رنگ بھی جھلکتا ہے۔

مسلکی نظریات و معمولات بحوالہ آیات قرآنی

جس عہد میں تفسیر خزائن العرفان لکھی گئی اس وقت مختلف مذاہب قیام پذیر ہو چکے تھے۔ مثلاً سنی، شیعہ، خارجی، قادیانی،

وہابی اور مختلف مکاتب فکر پروان چڑھ رہے تھے مثلاً بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث وغیرہ۔ اس لیے اس عہد میں لکھے جانے والی تفاسیر میں فروعی باتوں کا تفاسیر میں آنا منطقی عمل تھا یہی وجہ ہے کہ وہ معمولات جن کا بریلوی کتب میں بہت زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے ان کو بحوالہ قرآنی تفسیر خزائن العرفان میں خصوصی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

سید صدر الافاضل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۷۰ کے تحت رقم طراز ہیں "نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل مقرر کرے مثلاً کسی نے یہ کہا یارب میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے کہ فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔۱۰۶

صدر الافاضل سورہ یونس کی آیت نمبر ۵۹ کے تحت لکھتے ہیں "بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو فاتحہ کو گیارہویں کو اور دیگر اعمال ہائے ایصال ثواب کو بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال وطیب چیزیں ہیں ناجائز و ممنوع بتاتے ہیں اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افتراء کرنا بتایا ہے۔۱۰۷ صدر الافاضل سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۵ (و ذکرھم بایم اللہ) کے تحت لکھتے ہیں "ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم ﷺ کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں۔۱۰۸

صدر الافاضل سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳ کے تحت لکھتے ہیں "کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے"۱۰۹

صدر الافاضل سورہ رحمٰن کی ابتدائی چار آیتوں کے تحت لکھتے ہیں "رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو سکھایا (خازن) انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہیں اور بیان سے ماکان و مایکون کا بیان کیونکہ نبی کریم ﷺ اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے (خازن)۱۱۰ صدر الافاضل، رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے متعلق سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۳ (وعلمک مالم تکن تعلم) کے تحت لکھتے ہیں "امور دین احکام شرع و علوم غیب مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب و حکمت کے اسرار و حقائق پر مطلع کیا یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔۱۱۱

صدر الافاضل سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳ (وما اھل لغیر اللہ) کے تحت لکھتے ہیں "جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے عقیقے کا بکرا ولیمہ کا جانور یا

وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیر وقت ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو اس وقت دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال طیب ہیں اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے۔ جس کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو" ۱۳

صدر الافاضل سورۃ یٰسین کی آیت نمبر ۱۲ کے تحت رقم طراز ہیں "یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں و طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں ان کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کے نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہگار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر۔۔۔۔۔ یہ سب درست اور باعثِ اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعت سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعت سیئہ نہیں بدعت سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں" ۱۴

مذکورہ حوالوں سے ثابت ہوا کہ تفسیر خزائن العرفان میں مسلکی معمولات کو بحوالہ آیات قرآنی ثابت کرنے کی دانستہ سعی کی گئی۔

فاضل بریلویؒ کے ترجمے کی تصحیح

اُردو زبان میں کیے گئے تراجم قرآن میں ہر مترجم سے کہیں نہ کہیں ایسا ہوا کہ ترجمہ کرتے وقت سیاق و سباق مدنظر نہیں رہا اور کسی نہ کسی لفظ کا لغوی معنی کے بجائے اصطلاحی معنی ہو گیا اور اگر اصطلاحی معنی مراد تھے تو وہاں لغوی معنی رقم کر دیا گیا بعض مقامات پر یہی ہوا اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ سے ہوا لیکن صدر الافاضلؒ نے تفسیر بیان کرتے وقت اس کی تصحیح کر دی۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۴ کے اس جز "و اذ قال ابراهيم لابيه ازر" کا ترجمہ کیا ہے "اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا"۔ صدر الافاضل نے اس آیت کے تحت "لابیہ" کی وضاحت اس طرح کی ہے ملاحظہ کیجئے" قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مسالک الحنفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں قرآن کریم میں ہے نعبد الهک و اله ابآئک ابراهيم و اسمعيل و اسحق الها واحدا" اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم ہیں حدیث شریف میں بھی حضرت سید عالم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اب فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ردوا علی ابی اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں (مفردات راغب و کبیر وغیرہ)" ۱۵ فاضل بریلویؒ نے بھی اپنے

اک رسالہ میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ''اہل تواریخ واہل کتابین کا اجماع ہے کہ آزر باپ نہ تھا سیدنا خلیل علیہ السلام کا چچا تھا''۱۶ فاضل بریلویؒ کے ایک شاگرد سید محمد کچھوچھوی نے اب کا ترجمہ بابا کیا ہے راقم کی نظر میں اب کا سب سے بہتر ترجمہ ''بابا'' ہی ہے۔ دیکھئے آیت مذکورہ کا ترجمہ (معارف القرآن مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)۔

فاضل بریلویؒ نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۷ کے اس جز (وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا) کا ترجمہ کیا ہے ''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو'' فاضل بریلویؒ کے اس ترجمے میں وضاحت نہیں ہو سکی کیا عطا فرمائیں اور نہ ہی کوئی دینے کی حد مقرر ہو رہی ہے۔ صدرالافاضلؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے ''غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسول کریم ﷺ تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے نبی کریم ﷺ کے مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔'' علاوہ صدرالافاضل نے آیت مذکورہ کے اس جز کا ترجمہ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۳ کی تفسیر میں اس طرح کیا ہے ''جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اخذ کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔۱۸

صدرالافاضل آیت کا صرف ایک جملہ ما آتاکم الرسول فخذوہ نقل کیا ہے اگلا جملہ ''وما نھٰکم عنہ فانتھوا'' نقل نہیں کیا لیکن ترجمہ دونوں جملوں کا کیا ہے ہوسکتا ہے دوسرا جملہ کتابت سے رہ گیا ہو۔

قرآن کریم سے متصادم روایات

جناب رسول اکرم ﷺ کے فرائض منصبی میں سے یہ بھی تھا کہ آپ قرآن کریم کی آیات کی تلاوت اور ان کی تشریح فرماتے اس لیے آپ کے فرمودات عین قرآن کریم کی تشریح و تفسیر ہیں۔ اگر کوئی بات جو قرآن کریم کے خلاف ہو وہ آپ کا فرمان نہیں ہو سکتا یہی صحیح حدیثوں کو پرکھنے کا درست طریقہ اور پیمانہ ہے۔ ہمارے ہاں محدثین روایات بیان کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال نہیں رکھا گیا اور صحیح حدیثوں کے ساتھ ایسی روایات بھی شامل ہو گئیں جو ظاہری طور پر قرآن کریم سے متصادم نظر آتی ہیں۔ ہمارے تفسیری سرمائے میں بھی ایسی روایات آ گئیں ہیں جو نص قرآنی کے خلاف ہیں۔ لیکن ہمارے مذہبی رہنما ان روایات کو غیر صحیح ماننے کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں ہیں اگر کوئی قرآن کریم کا طالب علم ان روایات کی نشاندہی کرے تو اس کو منکر حدیث قرار دیدیا جاتا ہے۔ سید صدرالافاضلؒ نے بھی غیر دانستہ طور پر تفسیر بیان کرتے ہوئے ایسی روایات رقم کر دی ہیں جو نص قرآنی کے خلاف ہیں ان میں سے ایک روایت کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

سید صدرالافاضل علیہ الرحمہ سورۃ الدخان کی آیت نمبر ۳ (انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبرکۃ (ترجمہ) بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا (کنز الایمان)) کے تحت رقم طراز ہیں ''اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب برأت اس شب میں قرآن پاک بتمام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر حضرت جبریل بیس (۲۰) سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارکہ اس لیے فرمایا گیا کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں''۱۹

مذکورہ تفسیر میں صدر الافاضل نے لیلۃ المبرکۃ کے حوالے سے رقم کیا کہ "اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب برأت" مسلمانوں کا بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ لیلۃ مبرکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے اور قرآن کریم لیلۃ القدر میں نازل ہوا جو رمضان المبارک کی ایک اہم رات ہے شعبان کی ۱۵ ویں شب کو شب براءت کہتے ہیں جس میں لوگ فاتحہ کے لیے قبرستان جاتے ہیں اور حلوہ پکاتے ہیں۔ قرآن کرایم رمضان المبارک کی شب قدر میں نازل ہوا ارشاد باری تعالیٰ ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن "رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا" (ترجمہ احمد رضا خانؒ) یہ بات صرف سید صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادیؒ نے نہیں لکھی بلکہ اور مفسرین نے بھی شب برأت والی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سورۃ الدخان کی آیت نمبر ۳ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے جسے شب برأت کہتے ہیں ممکن ہے وہاں سے اس کام کی ابتداء اور شب قدر پر انتہا ہوئی ہو" [۴۰] آیت مذکورہ کے تحت علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے شب برأت والی روایت کی نہایت عمدہ تحقیق کی ہے تفصیل ان کی تفسیر میں ملاحظہ کیجئے۔[۴۱]

خلاصہ کلام

تفسیر خزائن العرفان کے خصوصی مطالعے سے اس امر کی وضاحت ہوئی کہ تفسیر مذکورہ مختصر صحیح لیکن اردو زبان میں ہونے والی تفاسیر میں ایک مقام رکھتی ہے اس میں درج کی گئی حدیثی روایات اور فقہی مسائل اور فروعی معاملات سے تو اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

اردو زبان میں تراجم قرآن وتفاسیر قرآن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی خدمات لیں انہیں "اردو زبان میں ہونے والے تراجم قرآن وتفاسیر قرآن" کی فہرست میں شامل کرنا چاہیے۔خواہ وہ کام کرنے والا کافر ہو یا غیر مسلم، وہابی ہو یا قادیانی، عیسائی ہو یا ہندو۔ لیکن ہمارے ہاں اس سلسلے میں کیئے گئے کام میں جانبداری اور مذہبی تعصب کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ہمارے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ بعض مذہبی مکاتب نے اپنے مخالف مکاتب کے مترجمین ومفسرین کو نظر انداز کیا اور ان کے نام اور کام کو فہرست میں شامل نہیں کیا۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے مذہبی لوگوں کو تعصب کی عینک اتار دینی چاہیے۔

دوسرا یہ کہ قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کی باتیں جس کے ذریعے سے بھی ملیں حاصل کرلیں۔مثال کے طور پر جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اور علامہ غلام رسول سعیدی کی تفاسیر اور پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی کتب میں ہر مکتب فکر کے علماء کا ادب سے نام لیا گیا ہے اور ان کی کتابوں کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں اس طرح دیگر کو بھی ان حضرات کی پیروی کرنی چاہیے۔خزائن العرفان میں اگر کسی آیت کی اچھی تفسیر بیان کی گئی ہے تو اس کا حوالہ دینے میں کسی تعصب کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اس کا حوالہ دینے میں کسی قسم کی شرمندگی محسوس کرنی چاہیے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ نعیمی، غلام معین الدین، سید، حیات صدر الافاضل، ص۳۴، فرید بک اسٹال، لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء۔

۲۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص۱۴۱۲، مرتب سید محمد قاسم محمود۔

۳۔ ایضاً

۴۔ نعیمی، غلام معین الدین، سید، حیات صدر الافاضل، ص۳۴، فرید بک سٹال، لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء۔

۵۔ ایضاً، ص۹

۶۔ ایضاً، ص۱۳

۷۔ مسعود احمد، محمد، پروفیسر ڈاکٹر، خلفائے محدث بریلوی، ص۱۴۳-۱۴۲، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، ۲۰۰۵ء۔

۸۔ ڈاکٹر مسعود احمد کے بقول آپ نے طب کی تعلیم "حکیم شاہ فضل احمد امروہوی" سے حاصل کی۔ (خلفائے محدث بریلوی، ص۱۴۳)۔

۹۔ نعیمی، غلام معین الدین، سید، حیات صدر الافاضل، ص۹-۱۰، فرید بک سٹال، لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء۔

۱۰۔ مسعود احمد، محمد، پروفیسر ڈاکٹر، خلفائے محدث بریلوی، ص۱۴۳، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، ۲۰۰۵ء۔

۱۱۔ نعیمی، غلام معین الدین، سید، حیات صدر الافاضل، ص۱۳، فرید بک سٹال، لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء۔

۱۲۔ ایضاً، ص۱۰

۱۳۔ ایضاً، ص۴۹

۱۴۔ حدائق بخشش کامل (اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نعتیہ دیوان) حصہ دوم، ص۳۷، مدینہ پبلشنگ کمپنی، مشہور محل، کراچی، س ن۔

۱۵۔ نعیمی، غلام معین الدین، سید، حیات صدر الافاضل، ص۱۲، فرید بک سٹال، لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء۔

۱۶۔ مسعود احمد، محمد، پروفیسر ڈاکٹر، خلفائے محدث بریلوی، ص۱۳۱، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، ۲۰۰۵ء۔

۱۷۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا، مرتب سید محمد قاسم محمود، ۱۴۱۲۔

۱۸۔ نعیمی، غلام معین الدین، سید، حیات صدر الافاضل، ص۱۹۵، فرید بک سٹال، لاہور، نومبر ۲۰۰۰ء۔

۱۹۔ ایضاً، ص۱۹

۲۰۔ ایضاً، ص۱۸

۲۱۔ مسعود احمد، محمد، پروفیسر ڈاکٹر، خلفائے محدث بریلوی، ص۱۳۱، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، ۲۰۰۵ء۔

۲۲۔ ایضاً، ص۱۳۱

۲۳۔ قادری، مجید اللہ، ڈاکٹر، کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن، ص۳۴۴-۳۴۵، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان، کراچی، ۱۹۹۹ء۔

۲۴۔ شاہ، محمد کرم، پیر، ضیاء القرآن (جلد اول)، ص۳۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۲۵۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ کے مجلدات، (۱۹۶۷ تا ۱ سال) کتابیں اور مختلف اوقات میں شائع ہونے والے کتابچے اور اشتہارات۔

۲۶۔ سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان القرآن (جلد اول)، ص۱۰۱۴، فرید بک اسٹال، لاہور، ۱۹۹۹ء۔

۲۷۔ دیکھیے علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی کی کتاب کا صفحہ نمبر ۴۴، ۱۴۹، ۱۴۴، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۷۴، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۵، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور، تاریخ اشاعت مذکور نہیں۔

۲۸۔ ملاحظہ فرمایئے علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی کی کتاب "مسائل القرآن" کا صفحہ نمبر ۵۸، ۶۰، ۶۹، ۸۰، ۸۷، ۹۳، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۸۴، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۶، ۲۲۲، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، ۲۰۰۰ء۔

۲۹۔ مصباحی، اعظمی، محمد احمد، مولانا، مقدمہ دینی القرآن، ص ۲۱۹، ادارہ تصنیفات امام احمد رضا، کراچی، س ن۔

۳۰۔ امجدی، احمد، جلال الدین، مولانا، انوار الحدیث، ص ۲۵۱، رضا پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۸۲ء۔

۳۱۔ ناصر الدین، ڈاکٹر، اسلامیات لازمی (ڈگری کلاسز کے لیے)، ص ۲۸، مختار اکیڈمی پاکستان کراچی، جنوری ۲۰۰۹ء۔

۳۲۔ یہ مقامات درج ذیل ہیں، صفحہ نمبر ۱۹، صفحہ نمبر ۲۱، صفحہ نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۲۵، صفحہ نمبر ۲۸، صفحہ نمبر ۳۳، اور صفحہ نمبر ۳۶ شامل ہیں۔

۳۳۔ اس کی قدرے تفصیل یہ ہے صفحہ نمبر ۱۹۳، حوالہ نمبر ۱۹، صفحہ نمبر ۱۸۷، حوالہ نمبر ۸، صفحہ نمبر ۲۱۵، حوالہ نمبر ۳ کی حواشی (پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج، "صاحبِ قرآن" مسند سیرت جامعہ کراچی، اپریل ۲۰۱۳ء۔

۳۴۔ اوج، محمد شکیل، پروفیسر ڈاکٹر، نسائیات، ص ۴۲، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، جون ۲۰۱۲ء۔

۳۵۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن مع خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، ص ۲، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، س ن۔

۳۶۔ ایضاً، ص ۳۔

۳۷۔ تفسیر خزائن العرفان، ص ۸، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ۱۹۸۸ء۔ (حوالہ No, 278 F)۔

۳۸۔ سورۃ الحشر، آیت نمبر ۷۔

۳۹۔ تفسیر خزائن العرفان، ص ۳۲۳، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ۱۹۸۸ء۔

۴۰۔ ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا خان بریلوی۔

۴۱۔ تفسیر خزائن العرفان، ص ۲۲۳، حوالہ No, 278 F، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ۱۹۸۸ء۔

۴۲۔ تفسیر خزائن العرفان (No=278-F)، ص ۲۰، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ۱۹۸۸ء۔

۴۳۔ ایضاً، ص ۳۷۷۔

۴۴۔ ایضاً، ص ۴۲۔

۴۵۔ ایضاً، ص ۳۴۲۔

۴۶۔ ایضاً، ص ۳۴۲۔

۴۷۔ ایضاً، ص ۳۴۵۔

۴۸۔ ایضاً، ص ۸۔

۴۹۔ ایضاً، ص ۱۴، ص ۲۱۸۔

۵۰۔ ایضاً، ص ۱۳، ص ۹۳، ص ۱۸۲، ص ۴۲۹۔

۵۱۔ ایضاً، ص ۰۸، ص ۱۰، ص ۱۸۲۔

۵۲۔ ایضاً، ص ۴۳۰۔

۵۳۔ ایضاً، ص ۵۷، ۱۵۷۔

۵۴۔ ایضاً، ص ۳۶۴۔

۵۵۔ ایضاً، ص ۱۴، ص ۱۳، ۴۳۳۔

۵۶۔ ایضاً، ص ۴۔

۵۷۔ ایضاً، ص۴۔

۵۸۔ ایضاً، ص۳۔

۵۹۔ ایضاً، ص۵۷۵۔

۶۰۔ ایضاً، ص۲۰۹۔

۶۱۔ ایضاً، ص۳۱۱۔

۶۲۔ ایضاً، ص۹۱۴۔

۶۳۔ ایضاً، ص۳۴۲۔

۶۴۔ ایضاً، ص۶۹۵۔

۶۵۔ ایضاً، ص۱۴۵۔

۶۶۔ ایضاً، ص۹۷۔

۶۷۔ ایضاً، ص۶۶۸۔

۶۸۔ ایضاً، ص۹۵۵۔

۶۹۔ ایضاً، ص۶۷۲۔

۷۰۔ ایضاً، ص۳۴۔

۷۱۔ ایضاً، ص۶۸۱۔

۷۲۔ ایضاً، ص۹۵۴۔

۷۳۔ ایضاً، ص۶۸۷۔

۷۴۔ ایضاً، ص۱۱۸۔

۷۵۔ ایضاً، ص۸۴۴۔

۷۶۔ ایضاً، ص۱۴۔

۷۷۔ ایضاً، ص۱۴۔

۷۸۔ ایضاً، ص۳۸۰۔

۷۹ ایضاً، ص۳۹۴

۸۰ ایضاً، ص۳۹۳

۸۱ ایضاً، ص۶۰۵

۸۲ ایضاً، ص۶۴۰۔۶۴۱

۸۳ ایضاً، ص۶۴۱

۸۴ ایضاً، ص۶۱۰

۸۵ ایضاً، ص۳۱۱

۸۶ ایضاً، ص۵۶۳

۸۷ ایضاً، ص۹۵۳

۸۸ ایضاً، ص۶۷۴

۸۹ ایضاً، ص۸۴۱

۹۰ ایضاً، ص۹۳۶

۹۱ ایضاً، ص۵۶۴

۹۲ ایضاً، ص۸۷۳

۹۳ ایضاً، ص۶۵

۹۴ ایضاً، ص۴۷

۹۵ ایضاً، ص۱۷۳

۹۶ ایضاً، ص۰۴

۹۷ ایضاً، ص۵۴

۹۸ ایضاً، ص۶۴

۹۹ ایضاً، ص۸۴۱

۱۰۰ ایضاً، ص۸۸۰

۱۰۱ ایضاً، ص۱۷۴

۱۰۲ ایضاً، ص۱۳۶

۱۰۳ ایضاً، ص۱۳۵

۱۰۴ ایضاً، ص۱۵۵

۱۰۵ ایضاً، ص۵۹

۱۰۶ ایضاً، ص۶۰

۱۰۷ ایضاً، ص۷۳

۱۰۸ ایضاً، ص۳۲۴

۱۰۹ ایضاً، ص۴۰۹

۱۱۰ ایضاً، ص۱۷۴

۱۱۱ ایضاً، ص۸۳۶

۱۱۲ ایضاً، ص۱۵۴

۱۱۳ ایضاً، ص۱۷۱

۱۱۴ ایضاً، ص۷۰۳

۱۱۵ ایضاً، ص۴۴۰

۱۱۶ بریلوی، خان، مولانا احمد رضا، اعلیٰ حضرت، شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام، ص۱۰، بزم عاشقانِ مصطفیٰ لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۱۱۷ تفسیر خزائن العرفان، ص۴۷۸، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ۱۹۸۸ء۔

۱۱۸ ایضاً، ص۴۲۳

۱۱۹ تفسیر خزائن العرفان، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، ۱۹۸۸ء۔

۱۲۰ تفسیر عثمانی، ص۱۵۹، پاک کمپنی لمیٹڈ، ۲۰۰۳ء۔

۱۲۱ تفہیم القرآن، جلد ۲، ص۵۶۰، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ۱۹۹۷ء۔